اسلامی پروگرام دکھانے والے چینل دیکھنا کیسا ہے؟

از:۔ مفتی محمد اکرام صاحب رضوی دارالافتاء منصور مفتی اعظم ہند بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں آج کل ٹیلی ویژن پر "دینی چینل" اور "تبلیغی دنیا" وغیرہ کے ذریعہ دینی معلومات پر مشتمل مختلف قسم کے پروگرامات نشر کئے جاتے ہیں جن سے عامہ وخاص کا فائدہ ہوتا ہے۔ اگر یہ پروگرامات نہ دیکھے جائیں تو لوگ بہت سے مسائل سے ناواقف رہ جائینگے۔ اب زید کا کہنا ہے کہ ان حالات میں ان پروگرام کی افادیت کے پیش نظر دیکھنا چاہئے اور پروگرام دیکھنے کی شرعاً اجازت نہیں چاہئے اور بکر کا کہنا ہے کہ دینی پروگرامی بھی پروگرام ہے لہٰذا جائز نہیں ہے دربارِ فیض علیہ امریہ کے ذریعہ کا قول درست ہے یا بکر کا؟ اگر بکر کا قول درست ہے تو مسلمین چینلوں کے ذریعہ تبلیغ کرتے ہیں وہ سب کفر وشرک اور گمراہی ہیں یا نہیں؟ کیا وہ اس قابل ہیں کہ ان کیلئے دعاء مغفرت کی جائے؟

المستفتی:۔ محمد شہر علی رحمانی چلمل محمد گوری گنج بلرامپور

الجواب:۔ بیشک الوحاب آفت موذون ٹیلی ویژن چھوٹی سائز کا سینما ہے جتنے خرابیاں کا مجموعہ ہے لیکن جن کے سینما دیکھنے سے فائدے پر بھاری نقصان فائق ہو حرام ہے۔ جانداروں کی تصویر بنتی ہو یا نہیں۔ دیکھا جائے گا اول صورت اس کا فائدہ یا دیکھنا حرام ہے اگر شائقین کے عام بازاری ایکٹی فلم یا کسی فلم میں جس میں تمام خرابات وشیطانی حرکت کے ساتھ ساتھ کسی نمائشی مولانا کی ۱۵/۲۰ منٹ کی دینی تقریر بھی ہو تصویر سنائی جائے تو کیا اس تقریر کی وجہ سے اس فلم کا دیکھنا جائز ہوجائیگا؟ اس کیوجہ سے ٹیلی ویژن والی اس تقریر سے دینی مسائل معلوم ہوتے ہیں، کیا دینی مسائل کتابوں کے ذریعہ یا علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کی طبعہ تصویر والی تقریر کے ذریعہ یا معلموں، استادوں کے ذریعہ یا دیگر ذرائع سے معلوم نہیں ہوسکتے ہیں؟ ٹیلی ویژن نے تو اس زمانے کے لوگوں کو مسائل دین کی تعلیم نہیں دی تھی؟ جب تعلیم دین کا جائز درجہ موجود ہے تو پھر ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ضرورت ہے کہ ناجائز کو اختیار کیا جائے؟ بینوا توجروا۔

جب یہی دین کا ایک مسئلہ ہے کہ جائز طریقہ سے دینی تعلیم دی جائے تو اس سے کتنے مسئلے ہوسکتے ہیں ٹیلی ویژن پر دینی تقریر مع تصویر سنا کیسے جائز کہا جائے گا۔ معلوم ہونا چاہئے کہ شریعت مطہرہ نے بہت ساری ایسی چیزوں کو بھی حرام قرار دیا ہے جن میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہے جیسے شراب اور جوا۔ قرآن کریم میں ہے "وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَنَفْعُهُمَا" یعنی شراب وجوا کا گناہ فائدہ سے زیادہ ہے اسی لئے فائدے سے شراب میں کچھ فائدہ ہے پینے سے نشہ آتا ہے قلب وجگر مضبوط ہوجاتا ہے مگر اس نقصان زیادہ ہے کہ جب نشہ ہوگا تو عقل جواب دے گی آدمی قتل کردے یا کوئی حرام کام کربیٹھے یا اپنے آپ کو ہلاک کردے نشہ میں مبتلا ہونا سبب ہے ایسی طرح جوا میں بھی کچھ نفع ہے مگر اس کا نقصان زیادہ ہے تو جس چیز میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو اس چیز کو بھی شریعت مطہرہ نے حلال نہیں رکھا ہے۔ لہٰذا کہ ٹیلی ویژن والی تقریر مع تصویر سے کہ اس میں تمام خرابات وشیطانی حرکت کے ساتھ ساتھ تقریر سنتا اور تصویر دیکھنا حرام اور تقریر سے پہلے اور بعد میں ایسی بے حیائی وشیطانی حرکت پر مشتمل نغمہ اور اور آواز دیکھی اور سنی

جاتی ہیں وہ سب حرام ہیں۔ ان فسادات کے دوران جو عورتیں ٹیلی ویژن والی تقریر سمجھ کر جائز بتاتے کی کوشش کی ہے یہ کہنے کو ٹی کہ کر شراب پینے کو جائز ہونا چاہئے کہ ان دونوں چیزوں میں کچھ فائدہ ہے کہ شراب پینے سے سرور ملتا ہے۔ اور تجھلیئے سے بھی حفاظت وشفا کے بیشمار فوائد حاصل ہوتے ہیں **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** افسوس صد افسوس ہے کہ دنی مجلس کا نام کھا جانے یا کی بلا ٹیلی وژن ہی، بہر حال ٹی وی پر منع تصویر تقریر میں سنتا ناجائز ہے کیونکہ ٹی وی جو آلہ کار ہتھیار ہے بس دیکھنے والے شراب کو ناک نام رکھ دے تو اس سے حرام اور شراب حلال نہ ہو گے ایسے ہی دنی مجلس نام رکھ دینے سے بھی مجلس ناجائز ہو گا ہر پڑھا لکھا مسلمان جانتا ہے کہ جو چیز گناہ ناجائز حرام ہے اسکا اطلاق ہر عکس، خلاف معلن ہے اور فاسق معلن کو امام مقتدی بنانا سخت ناجائز و گناہ ہے **"لان فیہ تعظیمہ وجب وجداھانۃ"** کیونکہ فاسق معلن کی اس میں تعظیم ہے اور اس کی تنظیم بند کرنا واجب ہے۔ آج شادی غمی سے کتنے مسلمان ناجائز میں جا کر سنیما دیکھنے لگے ہیں اور ناجائز سمجھتے ہوئے دیکھتے ہیں کتنے ایسے ہیں جن کے اندر کوئی خوف خدا یہ چھپا کر دیکھتے ہیں جائز ہر گز نہیں جانتے اور ناجائز کو ناجائز سمجھ کر دیکھنا بہت اشد ہے۔ کفر کی طرف لیجانے والی راہ ہے اگر شیطان کسی کی شامت نے ٹی وی، دیکھنے کی نیا مسئلہ ناجائز کی تصویر والی تقریر میں لے ناجائز سمجھتے ہوئے تو گناہ ہے اور اس ناجائز کو ناجائز کرنے اور سمجھنے کی کوشش کی تو بخشے خطرناک ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جہالت دے اور گناہ ہاتھوں میں سجائے۔ کتنے ہے حیا بے غیرت کہ کر لی ہیں، بہو، بیٹی، بیٹے کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی، دیکھتے ہیں **"الا مان والحفیظ"** بھی کبھی پیدہ وصول کرنے والے مولانا کسی مالدار کے یہاں رسید لے کر پہنچے تو سیٹھ صاحب چائے وغیرہ پلانے کے بعد اپنی مال داری کے ذکم کے ساتھ کہنے لگتے ہیں کہ مولانا صاحب چندہ لینے کے پہلے یہ بتائیے کہ ٹی وی، پر جو دینی تقریر آتی ہے فائدہ کی ہے اور آپ فتویٰ بھی لکھتے ہیں کوئی ایسی گنجائش نکالیئے کہ یہ جائز ہو جائے تو یہ مولانا مفتی صاحب بیٹھے صاحب کا رخ تجھ کر زیادہ چندہ ملنے کی خاطر کہہ کر کہتے ہیں کہ آپ ایک سوال لکھ دیجئے میں اپنے دوست جا کر ٹیلی ویژن اور ٹیپ ٹی وی کے جائز کا فتویٰ لکھوا دوں گا۔ اب تو یہ ایک ضرورت بن گئی ہے کہ بھی، سعید بن کی اور دور میں بھی کہ بہت جلد کمٹ سے فتویٰ صادر کر دیا کہ ٹی وی پر دینی تقریر تصویر منع ضرورت ہے اسلئے جائز ہے کہ اس میں فائدہ ہے اور حوالے میں الاشباہ والنظائر کی یہ عبارت **"الضرورات تبیح المحذورات"** بھی بے تکے لکھ دی آج کل کچھ اسی قسم کے جم غفیر مفتی اس عبارت کو لیکے کیڑے ناجائز چیزوں کو جائز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس **"الضرورات تبیح المحذورات"** کا مطلب اور موقع ضرب سمجھا نہیں کرے گا۔ بھر کا فتویٰ درست ہے۔ اللہ تعالیٰ العلم فقیر محمد ظفر اقبال رضوی مرکزی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف ۱۴۰۰ھ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

☆☆☆